اسلام میرے لئے کیا معنی رکھتا ہے؟

وہ یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ایک شرمیلی عام سی طالبہ تھی۔ مگر اس دن پہلی دفعہ یونیورسٹی کے ماہر پروفیسر اور طلباء کے ہجوم کے درمیان تنہا کھڑی بے تکان مگر مؤثر اور مدلل انداز میں بولی جا رہی تھی۔ اس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک جملہ براہ راست ہمارے دل و دماغ کو اسیر کئے جا رہا تھا۔ آج یونیورسٹی کے بڑے ہال میں ذمہ داران کی جانب سے اس باحجاب مسلمان امریکی طالبہ اور اس متعصب عیسائی پروفیسر کے درمیان میٹنگ رکھی گئی تھی، جو ہمیشہ اس طالبہ کو محض اس کے باحجاب ہونے کی پاداش میں دورانِ تعلیم مختلف طنزیہ جملوں اور دیگر طریقوں سے ذہنی اذیت سے دوچار کرتا۔ یہ مسکین طالبہ انتہائی تحمل سے اس کے جملوں کو برداشت کرتی رہی۔ مگر جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو اس نے یونیورسٹی کے ذمہ داران سے اس کی شکایت کر دی اور آج ان دونوں کو اپنا اپنا موقف بیان کرنے کی غرض سے یہ میٹنگ بلائی گئی تھی۔ اولاً طالبہ نے جب اس پروفیسر کے ناروا سلوک کو ثبوت کے ساتھ پیش کیا جس کی تائید اس کے ہم جماعت کئی ایک عیسائی طلبہ نے بھی کی، تو پروفیسر نے اپنا دفاع کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر جب اس سے یہ نہ ہو سکا تو اس نے اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دی۔ اس پر طالبہ کی اسلامی غیرت نے اس کو خاموش نہیں رہنے دیا، اب اس نے ایک ماہر اسلامیات کے انداز میں اسلام کی حقانیت پر ایسے دلائل دینے شروع کر دیئے کہ اس پروفیسر کا ہال میں بیٹھنا محال ہو گیا۔ وہ بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔ طالبہ کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک جملہ اس پر ہتھوڑے برسا رہا تھا مگر ہم اساتذہ اس طالبہ کی تقریر سے مسحور ہوئے جا رہے تھے۔ درمیان تقریر ہم نے اس سے اسلام کے حوالے سے کئی ایک سوالات بھی شروع کر دیئے۔ جن کے جوابات وہ انتہائی تحمل مزاجی اور دلائل کے ساتھ دیتی رہی، طالبہ کے ساتھ ہماری اس گہری دلچسپی نے اس پروفیسر کو اس قدر غصے سے بے قابو کر دیا کہ وہ منہ سے جھاگ اڑاتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد لمبے سیاہ کوٹ اور مکمل اسکارف میں ملبوس اس طالبہ نے ہمارے درمیان دو صفحات پر مشتمل ایک تحریر تقسیم کرنا شروع کر دی، جس کا عنوان تھا ''میرے لئے اسلام کیا معنی رکھتا ہے؟'' اس مختصر سی تحریر میں اس نے اپنے اسلام قبول کرنے کے اسباب اور محرکات کا ذکر کیا تھا اور ان قلبی کیفیات کا انتہائی مؤثر انداز میں ذکر کیا تھا جو حجاب پہننے کے بعد وہ محسوس کرتی آئی ہے۔ اخیر میں اس طالبہ نے کہا کہ اسلام میرا بنیادی حق ہے۔ اس کی حقانیت کو ثابت کرنا میرا فرض ہے۔ اس کیلئے میں ہمیشہ مقابلہ کرتی رہوں گی۔ چاہے اس جدوجہد میں مجھے اپنی تعلیم ادھوری کیوں نہ چھوڑنی پڑے۔ طالبہ کے اس مؤقف نے ہمیں اس قدر متاثر کیا کہ ہم اساتذہ نے اسلام کا باقاعدہ مطالعہ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک ہی ماہ میں مجھ سمیت یونیورسٹی کے چار پروفیسرز اور تین طالبات نے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ (تحریر: ڈاکٹر محمد قوبا، پروفیسر امریکن یونیورسٹی)